خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 15 فروری 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 39 جمعرات 25 رمضان -1416ھ' 15 تبلیغ 1375ھش' 15 - فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے

تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ ' دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گزرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(دین حق) میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں۔ ظالم لنفسہ۔ مقتصد۔ سابق بالخیرات۔ ظالم لنفسہ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ اس حالت سے نجات پائیں۔

مقتصد وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ ان پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں۔ پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔

مگر سابق بالخیرات وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہو جاتی ہیں کہ ان سے افعال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آ جاتی ہے اور وہ مطمئنہ حالات میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔ اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے کو نیکی ہی سمجھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 442)

عاقبت سنوارنے اور رضاء الٰہی کیلئے اموال خرچ کرنے چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں سب کچھ دیتا ہے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی اس دین میں سے مالی قربانیاں پیش نہیں کرتے۔ بلکہ بخل سے کام لیتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا دنیوی فوائد پر منتج ہو گا۔ اور اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں گے تو انہیں نقصان ہو گا۔ ان کا خدا کی راہ میں اموال خرچ کرنا ان کے لئے خیر کا موجب نہیں ہو گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خیال درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ (-) ایسا کرنا ان کے لئے بہتر نہیں بلکہ ان کے لئے ہلاکت اور برائی کا باعث بنے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول لینے والے ہوں گے۔ اس بخل کے دو قسم کے نتائج نکلیں گے۔ ایک اس دنیا میں۔ اور ایک اس دنیا میں۔ جو شخص بخل سے کام لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کرتا وہ اس دنیا میں جہنم میں پھینکا جائے گا۔ اور وہاں اسے ایک نشان دیا جائے گا۔ جس سے سارے جہنمی سمجھ لیں گے کہ

باقی صفحہ 7 پر

نکاح

○ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ 96-1-11 بعد ظہر بیت النصرت میں مکرم احمد ذیشان تنویر صاحب ابن مکرم احمد زمان صاحب تنویر (تنویر سٹوڈیو) ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ امیرہ حنا صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر رائے انور احمد صاحب مبشر ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بعوض تیس ہزار روپے حق مہر فرمایا۔

مکرم احمد ذیشان تنویر' مکرم حافظ محمد رمضان صاحب کا پوتا اور مکرمہ امیرہ حنا صاحبہ نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب نکاح ورخصتانہ

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب دار الصدر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے 15- ستمبر 1994ء کو بعد عصر بیت المبارک میں میرے پوتوں عزیز منظور احمد انور صاحب کا نکاح ہمراہ بدر النساء صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم صاحب کھوکھر انسپکٹر مال آمد اور عزیز مقبول احمد ناصر کا ہمراہ امتہ الحی قدسیہ صاحبہ بنت مکرم رانا عبد الرب صاحب ربوہ بعوض 7000 کینیڈین ڈالر پڑھا تھا۔

30- دسمبر 95ء کو کینیڈا میں عزیزہ امتہ الحی قدسیہ صاحبہ کی رخصتی عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔

13- جنوری 1996ء کو میرے بیٹے ممتاز حسین امتیاز سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر مکرم لال خان صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے

تمہیں چاہئے کہ خالصتہً اللہ کے لئے ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

15- تبلیغ 1375 ھش 15 - فروری 1996ء

نیکی کا بیج

نیکی کے متعلق یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ جس نیکی کے بعد کسی اور نیکی کی طرف میلان نہ ہو اسے نیکی نہیں کہا جا سکتا۔ یا کہا جا سکتا ہے کہ وہ نیکی قبول نہیں ہوئی۔ نیکی کی قبولیت کی دلیل یہ ہے کہ وہ دل میں ایک بیج کی طرح ہو اور اس سے پھر ایک اور نیکی اور اس کے بعد ایک اور نیکی پھوٹے اور اس طرح نیکیاں پھوٹتی ہی چلی جائیں۔ اور یہ بھی کہ نیکی ضائع بھی ہو سکتی ہے۔ بظاہر تو انسان سمجھتا ہے کہ میں نے ایک نیک کام کیا ہے وہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا لیکن ضروری نہیں کہ وہ قائم رہے۔ کوئی ایسی بات بھی وقوع پذیر ہو سکتی ہے جس سے وہ نیکی ضائع ہو جائے اور نتیجہ یہ نکلے گویا اس نے یہ نیکی کی ہی نہیں تھی۔ یہ باتیں اس لئے جاننا ضروری ہیں کہ نیکی کرنے کے بعد کوئی ایسی بات نہ کی جائے جس سے نیکی ضائع ہو جائے۔ مثلاً احسان کے بعد احسان کا جتانا۔ اور نیکی دل میں ایک بیج کی طرح ہو جائے اور اس سے پھر مزید نیکیاں پھوٹیں۔ گویا کہ پہلی نیکی بھی قائم رہے اور وہ مزید نیکیوں کا باعث بھی ہو۔ اگر ہم نیکی کے ان پہلوؤں پر غور کریں۔ تو یقیناً ہم اپنی زندگی کو بہت بہتر بنا سکتے ہیں۔ کسی نیکی کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اور کسی نیکی کو آخری نیکی سمجھ کر اس کے بعد نیکی کرنے سے گریز نہ کریں۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ جو نیکی ہم نے کی ہے وہ قائم رہے اور اس سے مزید نیکیوں کی طرف میلان پیدا ہو۔ یہ جو ہم نے بیج کی بات کی ہے اس کے متعلق بھی غور کرنا ضروری ہے۔ بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے اور پھر اس سے درخت کتنا بڑا نکلتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ ہر بیج سے بڑا ہی درخت پیدا ہو۔ چھوٹے چھوٹے پودوں کے بیج بھی اتنے ہی ہوتے ہیں جتنے بڑے درختوں کے۔ پس یہ سمجھ لینا کہ نیکی کا بیج دل میں بویا گیا ہے۔ کافی نہیں۔ یہ بیج ایسا ہونا چاہئے جو صرف چھوٹے چھوٹے پودے نہ پیدا کرے جو ذرا سی دھوپ لگنے سے سوکھ جائیں اور دیکھنے میں بھی اتنے چھوٹے نظر آئیں کہ انہیں کوئی اہمیت ہی نہ دی جائے بیج ایسے درخت کا ہونا چاہئے یعنی نیکی کا بیج ایسا ہونا چاہئے کہ اس سے بہت بڑا درخت پیدا ہو۔

درختوں میں بھی مختلف قسم کے درخت ہیں۔ کچھ درخت ایسے ہیں جو اپنی ذات میں قائم تو رہتے ہیں بڑے بھی ہو جاتے ہیں لیکن یہ مزید درختوں کے پیدا کرنے کا باعث نہیں بنتے۔ بعض درخت ایسے ہیں جو بڑے ہو کر اپنی شاخوں کو دوبارہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور وہ شاخیں جڑیں بن کر مزید درخت جو پہلے درخت ہی کے ساتھی ہوتے ہیں۔ پیدا کرنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں اسی بات کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"نیکی تو وہی ہوتی ہے جو اپنی ذات میں قائم ہو جائے۔ اور جڑیں قائم کر لے۔ اس پہلو سے ہمیں بڑ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے۔ درخت بعض دفعہ بڑے بڑے تناور ہو جاتے ہیں۔ اور بہت دور دور تک پھیلتے ہیں۔ لیکن وہ درخت جو ہمیشہ ایک ہی جڑ سے تعلق رکھ کر اس سے خوراک حاصل کرتے ہیں ان کے پھیلاؤ کے دائرے محدود رہتے ہیں۔ اور وہ ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن بڑ کے درخت میں یہ خوبی ہے کہ جوں جوں پھیلتا ہے نئی شاخیں زمین کی طرف جھکاتا ہے جو زمین تک پہنچ کر جڑیں بن جاتی ہیں۔ اور پھر ان جڑوں سے گویا اسی درخت کے نئے بچے پیدا ہوتے ہیں جو نئے درخت کے طور پر نہیں بلکہ پہلے درخت کے مددگار بن کر تعلق کاٹے بغیر اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔"

یہی بات سامنے رکھ کر ہم نے اس اداریے کے آغاز کے الفاظ پیش کئے ہیں۔ درخت قائم ہو جائے بیج ایسا ہو جو بڑا درخت پیدا کرتا ہو بڑے درختوں میں سے بھی ایسا درخت جو بڑ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو۔ یا یوں کہا جا سکتا ہے کہ دل میں نیکی کا بیج بڑ کے بیج کی طرح ہونا چاہئے۔ نیکی کا قائم رہنا بھی ضروری ہے اور نیکی کا پھیلاؤ بھی ضروری ہے۔ اور اس پھیلاؤ میں مزید نیکیوں کو اپنے اعمال کا حصہ بنا لینا بھی نہایت ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم نیک اعمال بجا لا سکیں۔ یہ نیک اعمال ہمارے دل میں بیج کی طرح ہوں اور بیج بھی بڑ کا بیج۔ تاکہ ان سے از خود نیکیاں پھوٹتی رہیں۔ ہمیں اس بات سے کتنی خوشی ہو کہ ہماری کسی ایک نیکی کے ذریعے مزید نیکیوں کی ہمیں توفیق مل گئی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمارا مددگار ہو اور ہمیں اپنے دل میں نیکیوں کے ایسے ہی بیج بونے کی توفیق عطا فرمائے۔

تیاری

ہمارے نغموں سے آج سازِ حیات بیدار ہو رہا ہے
ہماری کوشش سے آج نخلِ چمن گہربار ہو رہا ہے
کنول کچھ اس طرح کھل رہے ہیں کہ کھیت گلزار ہو رہا ہے

ہمارے سازِ نفس سے لاکھوں جہاں میں سرشار ہو رہے ہیں
ہم آج تیار ہو رہے ہیں

ہماری فطرت کی دھار دل پر۔ ہماری آہوں کا وار ہر سُو
ہماری آواز ہر کہیں پر۔ ہماری موجیں ہزار۔ ہر سُو
دیارِ مشرق سے تا بہ مغرب۔ ہمارے دل کی پکار ہر سُو

قوائے فطرت میں آج ارض و سما گرفتار ہو رہے ہیں
ہم آج تیار ہو رہے ہیں

ہمیں نے پکڑا ہے بجلیوں کو۔ ہمیں نے ان آندھیوں کو روکا
ہماری ان دھجیوں نے اکثر بڑے بڑے رہزنوں کو روکا
"ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دشمن ہمارے دھوکا"

جہاں ہے گو زیرِ دام لیکن جہاں سے بیزار ہو رہے ہیں
ہم آج تیار ہو رہے ہیں

عبدالسلام اختر

جو کھُسر پھُسر کرتے ہیں کونوں میں بیٹھ کر
باہر نکل کے بات کریں تو ہر اِک سنے
ممکن ہے ان کے منہ سے جھڑیں موتیوں کے تار
چھوٹا بڑا ایک ہی باتوں پہ سر دُھنے

ابوالاقبال

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندوں سے بھرا ہوا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر پرویز ہود بھائی- نیوز انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ- ترجمہ مولانا عبدالباسط شاہد

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

"پیارے سلام! 29- جنوری 96ء کو آپ اپنی سترویں سالگرہ منائیں گے- میں آپ کے یورپین ساتھیوں کی طرف سے نیک خواہشات کا پیغام بھجواتا ہوں- اس موقعہ پر میں اپنی وہ یاد بھی تازہ کرنا چاہتا ہوں جب میں آپ کو پہلی مرتبہ دسمبر 65ء میں اس مجلس میں ملا تھا جہاں آپ نے اپنی دو اجزائی تھیوری کے متعلق رتھر فورڈ لیبارٹری میں ایک تقریر کی تھی اس مجلس کی صدارت وولف گینگ پاؤلی نے کی تھی اور انہوں نے آخر میں اس امر پر معذرت بھی کی تھی کہ انہوں نے ابتدا میں اس تھیوری کی اشاعت کے متعلق حوصلہ افزائی نہیں کی تھی- اور اسی مجلس میں انہوں نے آپ کے سائنس کے میدان میں نمایاں کامیابیوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ ٹریسٹ اٹلی میں آپ کا ادارہ اس صدی کا سب سے بڑا کارنامہ ہے-"

مندرجہ بالا الفاظ ہرونگ شاہر پریذیڈنٹ یورپین فزیکل سوسائٹی نے بیسویں صدی کے دنیائے سائنس کے عظیم ترین ہیرو ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہے- 1956ء میں منظر عام پر آنے والی دو اجزائی تھیوری ڈاکٹر صاحب کے انکشاف و تحقیق کے متعلق انہوں نے کہا یہ بھی بتایا کہ اگر اس میں تھوڑی سی غلطی اور تاخیر نہ ہو گئی ہوتی تو ڈاکٹر صاحب دو امریکن سائنس دانوں کے ساتھ نوبل پرائز انعام میں شرکت کی بجائے خود دو نوبل پرائز حاصل کر لیتے-

ستم ظریفی یہ ہے کہ دنیا بھر کے ممتاز سائنس دانوں کے بے شمار مبارکباد کے پیغام وصول کرنے والا شاید انہیں پورے طور پر سمجھ بھی نہیں پائے گا- ڈاکٹر عبدالسلام جو اپنی ویل چیئر میں ہی نظر آتے ہیں آج کل ایسی اعصابی بیماری میں مبتلا ہیں جس سے آہستہ آہستہ انسان کا اپنے جسم پر کنٹرول ختم ہو جاتا ہے- ان دنوں آپ سے ملنے والے کوئی اچھی خبر لے کر نہیں آتے- آج ڈاکٹر صاحب کو دیکھنے والا بمشکل اس عبدالسلام کو دیکھ پاتا ہے جو بہت پرجوش- صحت مند- ہشاش بشاش اور ذہین ترین انسان تھا- ڈاکٹر عبدالسلام کی اپنی زندگی میں دو خواہشیں تھیں ایک یہ کہ وہ علم حساب کی روشنی میں فزیکل حقیقتوں کا کھوج لگائیں اور دوسرے یہ کہ وہ سائنسی علوم کے فروغ کی وجہ سے پاکستان کو شاہراہ ترقی پر گامزن دیکھ سکیں-

ڈاکٹر صاحب کی پہلی خواہش کے مطابق ان کو خوب شہرت حاصل ہوئی- اس نابغہ روزگار شخصیت کو جو ایک عام سے خاندان میں جھنگ جیسے پسماندہ علاقہ میں پیدا ہوا 1949ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے صرف ایک سال میں فزکس کی فرسٹ کلاس ڈگری حاصل ہوئی- صرف ایک سال بعد 1950ء میں- حل کرنے کی وجہ سے آپ کو عالمی حیثیت حاصل ہو گئی- 1951ء میں شہرت اور کامیابیوں سے سرشار آپ وطن عزیز کی خدمت کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور میں لیکچرر کے طور پر کام کرنے لگے مگر یہاں آپ کو یہ عجیب تجربہ پیدا ہوا کہ علمی ترقی اور تحقیق کے میدان میں آگے بڑھنے کے مواقع نہ ہونے برابر ہیں- کسی اچھی لائبریری اور علمی ماحول کے فقدان کی وجہ سے بادل نخواستہ آپ 1954ء میں برطانیہ واپس چلے گئے-

ساٹھ کے دہاکے کے شروع میں ہی ڈاکٹر عبدالسلام سائنس کے ایک دقیق اور مشکل علم میں دنیا کے چند مانے ہوئے سائنس دانوں میں رشک کی نظروں سے دیکھے جانے لگے- جذبہ حب الوطنی کی وجہ سے آپ ہمیشہ ہی اس کوشش میں رہے کہ امریکہ و یورپ کے سائنس کے حلقوں میں آپ کا اثر و رسوخ آپ کے ترقی پذیر ملک میں ایک اعلیٰ پیانہ کا سائنسی ادارہ بنانے میں کامیاب ہو جائے جہاں غریب ممالک کے سائنس دانوں کو اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو ابھارنے اور ترقی دینے کے لئے اچھے مواقع میسر آ جائیں اور گورنمنٹ کالج کے زمانہ کا تلخ تجربہ نہ دہرایا جاتا رہے-

انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کی مدد سے 1964ء میں آپ اٹلی میں ایسا ادارہ بنانے میں کامیاب ہو گئے- سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ادارہ اٹلی کی بجائے پاکستان میں کیوں نہ بن سکا تو اس کا جواب یہ ہے کہ پاکستان نے ایسے علمی اور تحقیقی ادارہ میں باوجود کوشش اور توجہ دلانے کے کوئی دلچسپی نہ لی جبکہ اٹلی کی حکومت نے اس میں دلچسپی لی اور اس کے قیام کے لئے بخوشی ایک خطیر رقم خرچ کی- آئی- سی- ٹی- پی شاندار عمارت میں بیش قدر علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے- پچاس ترقی پذیر ممالک کے ہزاروں سائنس دان اس ادارہ سے استفادہ کر چکے ہیں- پاکستان کے وہ سائنس دان جو اس ادارہ میں کام کر چکے ہیں ان کی تعداد ایک ہزار سے اوپر ہے-

انتظامی امور کی نگرانی اور علمی تحقیق کو ساتھ ساتھ چلانا کوئی آسان کام نہیں ہے مگر ڈاکٹر سلام نے تمام انتظامی امور کی سرانجام دہی کے ساتھ ساتھ 20 عالمی انعام حاصل کئے ہیں- 79ء میں نوبل انعام حاصل کرنے کے علاوہ کیمبرج یونیورسٹی کا ہوپکن انعام 58-1957ء میں فزکس کی بہترین خدمات سرانجام دینے پر اور اسی طرح اور بہت سے انعامات حاصل کئے-

ڈاکٹر سلام کی یونیفائڈ الیکٹرو ویک تھیوری پر بے شمار کام ہوا ہے- تمام تجربات میں یہ تھیوری صحیح ثابت ہوئی ہے اور فزکس کی دنیا میں انقلاب برپا کر دینے والی اس تھیوری پر کروڑوں ڈالر خرچ ہو رہے ہیں-

انعامات- القابات- سیمیناروں اور جلسوں کی شکل میں پاکستان کے اس مایہ ناز فرزند کو دنیا بھر میں نوازا گیا مگر خود اس کے اپنے ملک میں ؟؟؟

ایوب خاں کی حکومت میں آپ کو چیف سائنٹفک ایڈوائزر کے طور پر خدمات بجالانے کا موقع ملا اور اس زمانے میں آپ کی وجہ سے سائنسی علوم اور سائنسی اداروں کو ترقی ملی- کسی حد تک یہ صورت یحییٰ خاں کے زمانہ میں اور پھر بھٹو کے ابتدائی دور میں بھی جاری رہی-

1974ء کا سال ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ایک تبدیلی لایا- قومی اسمبلی کی ایک قرارداد کے ذریعہ احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا- ڈاکٹر صاحب نے اس فیصلہ پر احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا- بھٹو نے درخواست کی کہ ڈاکٹر صاحب اپنی خدمات جاری رکھیں مگر یہ ممکن نہ ہو سکا- معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے جنرل ضیاء سے نسبتاً بہتر تعلقات تھے جس نے آپ کو سرکاری مہمان کے طور پر بلایا اور تمغہ نشان امتیاز' پیش کیا- اس کے برعکس بے نظیر بھٹو نے ڈاکٹر صاحب کو ملاقات کا وقت نہ دیا- نواز شریف نے گورنمنٹ کالج کی ایک تقریب میں اس کالج کے فارغ التحصیل نمایاں افراد کا ذکر کیا لیکن نمایاں ترین نام لینے کی اسے توفیق نہ ہوئی-

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان کے سربراہوں نے ایک ایسے مایہ ناز وجود کو نظر انداز کرنے کی پالیسی کیوں اختیار کی- اس کا جواب ظاہر ہی ہے کہ ہمارے لیڈر عدم برداشت کے طریق پر عمل پیرا رہے- ڈاکٹر سلام بھی اسی کا نشانہ بنے اور ان کی طرفداری کو ایک سیاسی خطرہ سمجھا گیا-

1979ء میں جب ڈاکٹر صاحب جنرل ضیاء کی دعوت پر اسلام آباد گئے- قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے ہاں لیکچر دینے کے لئے بلانا چاہا مگر طالب علموں کے ایک ٹولہ کی دھمکیوں کی وجہ سے یونیورسٹی آپ کو مدعو نہ کر سکی- اس قسم کی اور بھی مثالیں ہیں- رسالہ تکبیر میں ڈاکٹر سلام پر پاکستان کے ایٹمی راز فروخت کرنے کا الزام لگایا گیا- اگر اس مضمون میں اور توہین آمیز باتیں اور گالیاں نہ ہوتیں تو یہ الزام ہی نہایت مضحکہ خیز اور بھونڈا ہے- اس قسم کے حملوں سے ڈرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کے مداحوں نے خاموشی اختیار کرنے میں ہی مصلحت سمجھی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج پاکستان میں ڈاکٹر صاحب کے نام پر کوئی ادارہ نہیں ہے جبکہ ہندوستان میں ڈاکٹر صاحب سے کہیں کم تر سائنس دانوں کے نام پر سہا- رمنا- بوس اور بھابھا ادارے قائم ہو چکے ہیں- پاکستانی بچوں کے سامنے ان کی درسی کتابوں میں کبھی ڈاکٹر صاحب کا نام نہیں آتا ریڈیو اور ٹیلیوژن پر بھی ان کے ذکر سے پہلو تہی کی جاتی ہے جبکہ ان سے کہیں کم درجہ کے سائنسدانوں کے کارنامے ضرور پیش کئے جاتے ہیں-

یہ تعصب اور تنگ نظری کوئی پرانی بات نہیں ہے ابھی چند ماہ ہوئے حکومت نے اسلام آباد میں فزکس کا ایک مرکز بنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی کہا جاتا ہے کہ اس کمیٹی میں تھوڑی سی بحث و تمحیص کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس مرکز کا نام ڈاکٹر سلام کے نام پر نہیں رکھا جا سکتا- اس فیصلہ کی کوئی وجہ بھی نہیں بتائی گئی-

میرے لئے حیران کن بات یہ ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود ڈاکٹر سلام ہمیشہ پاکستان کی بہتری کے لئے وقف رہے- معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیز ان کے ضمیر میں شامل ہے- سلام ابھی تک پاکستانی شہری ہیں جبکہ انہیں اٹلی اور انگلستان کی شہریت قبول کرنے کی پیشکش کی جا چکی ہے- اٹلی میں آپ کے ادارہ میں پاکستانی سائنس دان- جن میں احمدیت کے کٹر مخالف بھی تھے- ترجیحی سلوک کے مستحق سمجھے جاتے رہے اور ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کی توجہ اور شفقت کے مورد رہے- یہ حسن سلوک اتنا نمایاں تھا کہ بعض دفعہ دوسرے ممالک کے سائنسدانوں نے اس کا شکوہ بھی کیا- میرے نزدیک بھی اصولی طور پر ڈاکٹر صاحب کا یہ ترجیحی سلوک درست نہیں تھا- مگر یہ ایک بدیہی ثبوت ہے کہ آپ کو اپنی جنم بھومی سے کیسی دلی محبت ہے- اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ایک عرصہ سے پاکستان میں ڈاکٹر صاحب بڑی خاموشی سے سائنس کے ضرورت مند طلباء کی اس رقم سے مدد کر رہے ہیں جو انہیں نوبل انعام میں ملی تھی- اسی طرح اس رقم سے پاکستان کے کئی کالجوں میں سائنسی سامان خرید کر دیا گیا- اور اس سے ایک انعام بھی ہر سال دیا جاتا ہے-

امپریل کالج لندن سے ڈاکٹر سلام کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر ٹریسٹ اٹلی میں آپ کے اعزاز میں جو تقریب ہوئی اس میں میں نے بہت قریب سے ڈاکٹر صاحب کو دیکھا- پروفیسر غلام مرتضیٰ اور میں اس تقریب میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے مدعو تھے- دنیا بھر کے منتخب سائنس دانوں نے اس تقریب میں اپنے علمی مقالے پیش کئے- اس تقریب کے تیسرے دن ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں پیٹربرگ یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر کی اعزازی ڈگری پیش کی گئی- کانفرنس کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا- آپ کے بائیں طرف آپ کے نوبل انعام کے دو ساتھی اور دائیں طرف یونیورسٹی کے ریکٹر بیٹھے تھے- سلام اپنی وہیل چیئر پر بیٹھے ساری کارروائی سنتے رہے- تقریب

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد ارشد وڑائچ بشکریہ پندرہ روزہ المصلح یکم تا 31- دسمبر 1995ء

باصول راہنما - قائداعظم محمد علی جناح

قائداعظم محمد علی جناح ایک باصول سیاستدان تھے۔ اسی صفت کی بناء پر سیاسیات کی دنیا میں آپ کو ایک بلند مرتبہ حاصل ہوا۔ آپ اصول کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ آپ نے اصولوں کی خاطر ہی انگریز کی مخالفت کی اور اصول کی خاطر ہی ہندوؤں سے مخالفت مول لی۔

آپ نے اصولوں کی خاطر نہ تو سودے بازی کی اور نہ ہی کسی کے سامنے جھکے۔ انہی اصولوں کی بناء پر ایک دفعہ قائداعظم نے ہندوستان کو مستقل طور پر خیرباد کہہ کر لندن میں مستقل سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ 20- جنوری 1989ء میں ارشاد فرمایا:-

"قائداعظم بہت باصول انسان تھے ان کی زندگی میں ایک موقع ایسا بھی آیا کہ جب وہ کانگرس سے مایوس ہوئے اور مسلمانوں کے حالات پر نظر ڈال کر انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ سچائی کی خاطر تلخی کی راہوں پر قدم نہیں مار سکیں گے اور ہر طرح میرا ساتھ نہیں دے سکیں گے تو انہوں نے سیاست سے کلیتہ "کنارا کشی اختیار کر لی اور جیسے بعض دفعہ بچے روٹھ جاتے ہیں اس طرح یہ بالغ نظر انسان روٹھ کر انگلستان میں آ کے بیٹھ گیا اور تمام دوستوں اور مداحوں کو یہ واضح اطلاع دے دی کہ آج کے بعد میں ہندوستان کی سیاست میں کوئی دخل نہیں دوں گا۔"

علی گڑھ یونیورسٹی میں 5- فروری 1938ء کو ایک تقریر کرتے ہوئے قائداعظم محمد علی جناح نے اپنے قیام لندن کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

"میں حیران ہوں کہ میری ملی خودداری اور وقار کو کیا ہو گیا تھا۔ میں کانگریس سے صلح و مفاہمت کی بھیک مانگا کرتا تھا۔ میں نے اس مسئلہ کے حل کے لئے اتنی مسلسل اور غیر منقطع مساعی کیں کہ ایک انگریز اخبار نے لکھا "مسٹر جناح ہندو مسلم اتحاد کے مسئلہ سے کبھی نہیں تھکتے" لیکن گول میز کانفرنس کے زمانہ میں مجھے اپنی زندگی میں سب سے بڑا صدمہ پہنچا۔ جیسے ہی خطرہ کے آثار نمایاں ہوئے۔ ہندویت دل و دماغ کے اعتبار سے اس طرح نمایاں ہوئی کہ اتحاد کا امکان ہی ختم ہو گیا۔ اب میں مایوس ہو چکا تھا۔ مسلمان بے سہارا اور ڈانواں ڈول ہو رہے تھے۔ کبھی حکومت کے یار وفادار ان کی راہنمائی کے لئے میدان میں آموجود ہوتے تھے کبھی کانگریس کے نیاز مندان خصوصی ان کی قیادت کا فرض ادا کرنے لگتے تھے۔ مجھے اب ایسا محسوس ہونے لگا کہ میں ہندوستان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ نہ ہندو ذہنیت میں کوئی خوشگوار تبدیلی لا سکتا ہوں نہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول سکتا ہوں۔ آخر میں نے لندن ہی میں بود و باش کا فیصلہ کر لیا۔

(قائداعظم اور ان کا عہد از رئیس احمد جعفری ندوی ص 191، 192)

قائداعظم ہندوستان واپس آنے کے لئے قطعاً تیار نہیں تھے۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی ہدایات کی روشنی میں حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب نے مارچ 1933ء میں ان کے دفتر واقع کنگز بنچ واک لنڈن میں آپ سے ملاقات کی اور ایک طویل بحث و تمحیص کے بعد آمادہ کر لیا کہ وہ مسلمانان ہند کی خدمت کے لئے پھر پبلک میں آئیں نیز بیت الفضل 63 میلروز روڈ لندن میں "ہندوستان کا مستقبل" کے موضوع پر لیکچر دینے کے لئے بھی رضامند ہو گئے۔ قائداعظم نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ سے کیا کہ

"The eloquent persuation of the Imam left me no escape"

امام صاحب کی فصیح و بلیغ ترغیب نے میرے لئے کوئی راہ بچنے کی نہیں چھوڑی۔ یہ تقریر برطانوی اور ہندوستانی پریس کی خاص توجہ کا مرکز بنی اور چوٹی کے اخبارات میں اس کی وسیع کوریج ہوئی۔

اس تقریر پر نوابزادہ لیاقت علی خان اور ان کی بیگم قائداعظم کی خدمت میں لنڈن پہنچے۔ آپ انگلستان کو خیرباد کہہ کر واپس ہندوستان تشریف لے آئے اور پھر آپ کی قیادت میں چند سال کی جدوجہد کے بعد پاکستان معرض وجود میں آگیا۔

چنانچہ پاکستان کے بزرگ صحافی جناب میاں محمد شفیع (م- ش) تحریر فرماتے ہیں۔

ترجمہ:- مسٹر جناح ہندوستان کی گندی سیاست سے اس قدر بد دل ہو گئے اور رائے عامہ کے ہندوستانی لیڈروں سے اتنے برگشتہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے ہندوستانی سیاست سے ریٹائر ہونے کا فیصلہ کر لیا اور اس علامت کے طور پر انہوں نے لندن میں قریباً ہمیشہ کے لئے قیام کر لیا۔ یہ مسٹر لیاقت علی خان اور مولانا عبدالرحیم درد امام مسجد لندن ہی تھے جنہوں نے مسٹر محمد علی جناح پر زور دیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں اور وطن واپس آ کر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس کے نتیجہ میں مسٹر محمد علی جناح 1934ء میں ہندوستان واپس آئے اور مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں بلامقابلہ منتخب ہوئے۔"

(پاکستان ٹائمز 11- ستمبر 1981ء صفحہ نمبر 2 کالم نمبر 1)

قیام پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم کو ہر قسم کی مخالفت برداشت کرنی پڑی مگر سودے بازی نہیں کی۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"چنانچہ اس زمانے میں جب کہ پاکستان کا قیام اتنی اہمیت رکھتا تھا اور خود قائداعظم نے آخر پر جو برصغیر کے سیاسی حل کا رستہ تجویز کیا تھا اس کی کامیابی اور ناکامی کا سوال تھا۔ بظاہر ایک شخص کی کامیابی اور ناکامی کا بھی نہیں بلکہ ساری قوم کی کامیابی اور ناکامی کا سوال تھا۔ ایسے موقع پر ایک سیاستدان اپنے ساتھ جتنے بھی موافق اور موید اکٹھے کر سکتا ہے ان کو سمیٹتا چلا جاتا ہے۔ کسی کو کچھ لالچ دیتا ہے کسی سے کسی بات کے سودے ہوتے ہیں، کسی سے کسی اور بات کے سودے ہوتے ہیں اور اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لئے یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اس موقع پر اتنے بڑے اصول داؤ پر لگے ہوئے ہیں کہ اس کے مقابل پر چند چھوٹے چھوٹے اصولوں کی قربانی دے دینا کوئی بھی اہمیت نہیں رکھتا۔ ایسے موقع پر خداتعالیٰ کی طرف سے قائداعظم کی ایک بہت بڑی آزمائش ہوئی اور دراصل اس آزمائش پر پورا اترنا ہی ان کی زندگی کو بامراد کرنے کا فیصلہ کر گیا۔"

قائداعظم نے اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے عائد کردہ الزامات کا مقابلہ پامردی سے کیا۔ انہوں نے جب تحریک پاکستان کی قیادت سنبھالی تو اس وقت اس اجتماع کے متعلق واضح کر دیا کہ یہ اجتماع پنجابی بنگالی، پٹھان، سندھی، بلوچی کا نہیں۔ شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی کا نہیں بلکہ یہ مسلمانوں کا اجتماع ہے۔ قائداعظم نے ہمیشہ مسلم سپرٹ کو پکارا اور ان کو متحد کرنے کی کوشش کی لیکن مخالفین نے ہر قسم کا غلیظ پروپیگنڈہ کر کے اس عظیم راہنما کو ناکام کرنے کی کوشش کی۔

مسلم لیگ کے خلاف انتخابی مہم کے دوران ایک دو ورقہ "مسلم لیگ کے شاندار اسلامی کارنامے" کے نام سے شائع کیا گیا اس میں لکھا ہے۔

"مسلم لیگ کی تاریخ مسلمانان ہند کی پیشانی پر داغ ذلت ہے حقیقت یہ ہے کہ اس نام نہاد مسلم جماعت پر ان رعونت پسند سرمایہ داروں، جاہ پرست نوابوں اور دشمن اسلام برطانیہ کے خطاب یافتہ غلاموں کا قبضہ ہے۔"

(مرتبہ جمیعت علماء صوبہ دہلی ص ۱)

مولانا مودودی نے لکھا

"افسوس کہ لیگ کے قائداعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرز فکر رکھتا ہو۔"

(اسلام اور موجودہ سیاسی کشمکش- حصہ سوم ص 31)

احراری لیڈر عطاءاللہ شاہ بخاری نے امروہہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر اور سؤر کھانے والے ہیں"

(چمنستان از ظفر علی خاں ص 165)

مجلس احرار کے لیڈر مولوی مظہر علی اظہر نے 19- ستمبر 1945ء کو امرتسر میں بیان دیتے ہوئے کہا۔

"میں نہ مسٹر جناح کو قائداعظم مانتا ہوں اور نہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ تسلیم کرتا ہوں۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب 1953ص 274)

قائداعظم محمد علی جناح نے ان تمام مخالفتوں کو یکسر نظرانداز کر دیا اور اس بات کو واضح کر دیا کہ پاکستان میں نسل و عقیدے کی کوئی تمیز نہ ہوگی۔ ماہنامہ آج کل (دہلی) کے اگست کے شمارہ میں شائع ہونے والا قائداعظم کی تقریر کا ماحصل بھی قائداعظم کے اس تصور کی وضاحت کرتا ہے "پاکستان میں تمام فرقوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا۔ ان کا مذہب، مسلک اور ایمان و عقیدہ کچھ بھی ہو اس کی حفاظت کی جائے گی انہیں ہر لحاظ سے پاکستان کا باشندہ سمجھا جائے گا اور کسی طرح بھی اکثریت کو ان پر تفوق حاصل نہیں ہوگا۔"

قائداعظم وسط 1944ء میں کشمیر تشریف لے گئے۔ آپ کا قیام کوشک سری نگر میں تھا۔ اس سفر کا تاریخی واقعہ آپ کا 23- مئی 1944ء کو گیارہ بجے خطاب فرمانا تھا۔ افسوس قائداعظم کے تمام مشہور سوانح نگار اپنی کتب میں قائداعظم کی سری نگر کشمیر کی اس تاریخی پریس کانفرنس کو نظرانداز کر گئے مگر سری نگر کے مشہور اخبار اصلاح میں اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ قائداعظم نے 23- مئی 1944ء کو کشمیر پریس کے نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھ سے ایک پریشان کن سوال پوچھا گیا ہے کہ مسلمانوں میں سے مسلم لیگ کا ممبر کون بن سکتا ہے۔ یہ سوال خاص طور پر قادیانیوں کے سلسلے میں پوچھا گیا۔ میرا جواب یہ ہے کہ جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کا تعلق ہے اس میں درج ہے ہر مسلمان بلاامتیاز عقیدہ و فرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ، پالیسی اور پروگرام کو تسلیم کرے۔ رکنیت کے فارم پر دستخط کرے اور دو آنے چندہ ادا کرے۔ وہ فرقہ وارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اس میں مسلمانوں کی بھلائی ہے۔

(اخبار اصلاح سری نگر 13- جون 1944ء)

کشمیر سے واپسی کے بعد لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک خصوصی اجلاس 30- جولائی 1944 کو قائداعظم محمد علی جناح کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کے ایجنڈا میں مسلم لیگ کی تنظیم نو اور کئی دیگر امور شامل تھے اس اجلاس کے بارہ میں زمیندار اخبار لکھتا ہے۔

"اس اجلاس میں مولانا عبدالحامد بدایونی نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک قرارداد پیش کرنا چاہی جس کا مقصد یہ تھا کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے کیونکہ یہ لوگ باتفاق علماء دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن قائداعظم کوہ وقار بن کر اصولوں پر ڈٹے رہے اور یہ قرارداد پیش کرنے کی ہی اجازت نہ دی۔"

(زمیندار یکم اگست 1944ء بحوالہ مسلم لیگ کے شاندار کارنامے)

قائداعظم کی اس اصول پسندی اور احمدیوں کی مسلم لیگ میں شمولیت کے خلاف قرارداد کے اجلاس میں پیش نہ ہو سکنے کے خلاف خوب شور مچایا گیا اور اسے مسلم لیگ کا سیاسی فیصلہ قرار دیا گیا۔ قائداعظم کو انانیت پسند اور آمر ٹھہرایا گیا اور سادہ دل مسلمانوں کو قائداعظم کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ ایک ہندو اخبار پرتاپ لکھتا ہے۔

"گویا بطور مصلحت کم از کم کچھ عرصہ کے لئے غیر مسلم بھی مسلم لیگ میں رہ سکتے ہیں۔ اسلام کو پولیٹکل مصلحتوں کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسلام کے بڑے بڑے مولاناؤں کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرات نہیں ہوئی۔

(اخبار پرتاپ 2۔اگست 1944ء)

قائداعظم کے اس فیصلے کو اس حد تک تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ "آج مسٹر جناح بیرسٹر کی بجائے مفتی کی حیثیت اختیار لیتے ہیں اور سر ظفراللہ قادیانی..... کو جو پاکستان کے حامی ہیں۔ مسلمان' دیانتدار قرار دیتے ہیں اور مولانا حسین احمد مدنی مفتی کفایت اللہ جیسے عمائدین کو بددیانت اور بے ایمان کہہ دیتے ہیں۔"

(تحریک پاکستان پر ایک نظر ص 40 از جمعیت علمائے ہند)

قائداعظم محمد علی جناح اپنے اس فیصلے پر قائم رہے۔ ہندو کا پراپیگنڈہ اور جمعیت علماء کی سازش قائداعظم کا کچھ نہ بگاڑ سکیں بلکہ اس فیصلے سے قائداعظم کی اصول پسندی کی دھاک بیٹھ گئی چنانچہ عرصہ کے بعد جو علماء مسلم لیگ کے خلاف تھے اور ان کا عوام میں بہت اثر و رسوخ تھا دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں میں غیر مقبول ہو گئے۔

قائداعظم کی اس اصول پسندی کو حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ 20۔ جنوری 1989ء میں ان الفاظ میں سراہا۔

"وہ ایک ایسا بے خوف' بااصول اور بامراد راہنما تھا کہ کامیابی جس کے قدم چومتی تھی اور باوجود اس کے وہ کامیابی کے حصول کے لئے اصول چھوڑ کر جھکنا نہیں جانتا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جبکہ پاکستان کا قیام اتنی اہمیت رکھتا تھا اور ساری قوم کی کامیابی و ناکامی کا سوال تھا۔ ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے قائداعظم کی ایک بہت بڑی آزمائش ہوئی اور دراصل اس پر پورا اترنا ہی ان کی زندگی کو بامراد کرنے کا فیصلہ کر گیا۔ تمام ہندوستان میں سوائے جماعت احمدیہ کے تمام مذہبی جماعتیں قائداعظم اور پاکستان کی مخالف تھیں لیکن اسی ایک بات پر وہ جماعتیں اپنا موقف بدلنے پر آمادہ تھیں کہ اگر آپ مسلمانوں میں سے احمدیوں کو نکال دیں اور ان کی غیر مسلم حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے ان کو مسلم لیگ سے خارج کر دیں تو ہم اپنا تمام عمر کا سیاسی موقف تبدیل کر کے آپ کے پیچھے لگنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن قائداعظم نے انتہائی دباؤ کے باوجود ان کی اس بات کو قبول نہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اس کا حق ہے کہ وہ بحیثیت مسلمان مسلمانوں کی سیاست میں حصہ لے۔ جو شخص اپنے منہ سے اپنے اسلام کا انکار کرتا ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ساتھ شامل ہو۔ چنانچہ انہوں نے احمدیوں کی ممبر شپ روکنے کی بجائے باقاعدہ ایک تاریخی فیصلے کے ذریعے یہ اعلان کیا کہ ہر احمدی مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں اگر دوسری تمام مذہبی جماعتیں ناراض ہوتی ہیں تو ہونے دیں۔ یہ وہ اصولی فیصلہ تھا جو خدا کو پسند آیا اور جس کے نتیجے میں دراصل قائداعظم کامیاب ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس فیصلے کی برکت تھی کہ ایک عظیم انقلاب رونما ہونا شروع ہوا جس نے حالات کی کایا پلٹ دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ بڑے سے بڑے علماء جو قائداعظم کو رد کر چکے تھے۔ ان کے پلیٹ فارم ان کے قدموں تلے سے کھسکنے شروع ہو گئے اور قائداعظم کے قدموں کی طرف بڑھنے لگے یہاں تک کہ ایسا ریلا آیا کہ جس میں یہ علماء ہواؤں میں لٹکے ہوئے رہ گئے اور ان کے نیچے کی تمام زمینیں نکل گئیں۔"

(الفضل 26۔جنوری 1989ء)

قیام پاکستان کے جدوجہد میں کانگریسی علماء نے ہر لحہ پر قائداعظم کے راستے میں روکاوٹیں پیدا کیں عوام کو مسلم لیگ کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی مثلاً جناب مولوی طفیل احمد صاحب مولوی فاضل دیوبند نے رونامہ "شہباز" لاہور مورخہ 20-نومبر 1945ء میں لکھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت حکیم الامت (مولوی اشرف علی صاحب تھانوی) مسلم لیگ جیسی جماعت کی حمایت کریں اب تو وہ قادیانیوں دہریوں اور تبرائیوں کی مجسم جماعت ہے لہٰذا تمام متوسلین کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ حضرت والا کا اتباع کرتے ہوئے لیگ سے علیحدگی اختیار کریں۔"

ممتاز مسلم لیگی جناب مولانا شبیر احمد صاحب نے روزنامہ نوائے وقت میں ایک اعلان جاری کیا تھا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کے لئے سفینہ نجات ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ اس پر ایک نیشنلسٹ عالم (مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی) نے جناب مولانا شبیر احمد صاحب کی خدمت میں لکھا کہ:۔

"آپ کو معلوم ہو گا..... لیگ کے ممبر ہیں اور ان کی دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) الیکشن میں لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے سرتوڑ کوشش اور انتہائی جدوجہد کر رہی ہیں۔ بلکہ مرزا محمود قادیانی نے اعلان کر دیا ہے کہ مسلم لیگ کی کامیابی "احمدیت" کی کامیابی ہے ان کے علاوہ آج لیگ کے سیاست پر وہ شیعہ لیڈر چھائے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے تبرا ایجی ٹیشن میں تبرائیوں کو ہر طرح امداد دی۔ جس جماعت کی تشکیل اس قسم کے بے دینوں اور مرتدوں سے عمل میں لائی گئی ہو اور جو جماعت کیمونسٹوں اور مرزائیوں کو مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ دیتی ہو۔ اس جماعت کو "سفینہ نجات" قرار دینا آپ کی ذات گرامی سے بعید معلوم ہوتا ہے۔"

(انوار عثانی ص 142 مکتوبات شیخ الاسلام شبیر احمد عثانی مرتبہ پروفیسر محمد انوارالحسن صاحب انور شیرکوٹی)

تحریک پاکستان کی مخالف جماعتوں نے مسلم لیگ میں احمدیوں کی شمولیت پر اعتراض کیا تو شبیر احمد صاحب عثانی نے درج ذیل جواب دیا۔

اب الیکشن کے موقع پر اگر مرزا محمود احمد وغیرہ نے مسلم میں شرکت کے لئے لیگ کی تائید کا اعلان کر دیا ہے یہ ان کا فعل ہے جو ہمارے لئے مضر نہیں ایک چیز اور بھی ملحوظ خاطر رہے کہ یہ مرتدین و ملحدین اس طرح کے نہیں جو نفس کلمہ اسلام ہی سے اعلانیہ بیزار ہوں وہ بھی بذعم خود مشرکین سے اسی نام پر لڑتے ہیں کہ مشرکین کے غلبہ و تسلط سے مسلم قوم کو بچایا جائے اور کلمہ اسلام کو ان کے مقابلہ میں پست نہ ہونے دیا جائے اور مسلمانوں کے قومی و ملی استقلال کی حفاظت ہو"

(انوار عثانی مکتوبات مرتبہ پروفیسر محمد انوارالحسن ص 143)

ممتاز اہل حدیث عالم مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے احمدیوں کے مسلم لیگ میں شامل ہونے کے بارے میں لکھا۔

"ہاں اس وقت مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو خالص مسلمانوں کی ہے اس میں مسلمانوں کے سب فرقے شامل ہیں پس احمدی صاحبان بھی اپنے آپ کو ایک اسلامی فرقہ جانتے ہوئے اس میں شامل ہو گئے اور اس امر کا اقرار کہ احمدی لوگ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ مولانا ابوالکلام صاحب کو بھی ہے"

(پیغام ہدایت در تائید پاکستان و مسلم لیگ ص 117)

قائداعظم کے مقابلے میں کانگریس کے یہ زر خرید طائفے جب ناکام ہو گئے اور انہوں نے دیکھا کہ ان کی ہر ممکن کوشش کے باوجود قائداعظم اپنے مقصد عظیم یعنی پاکستان کے قیام میں کامیاب ہو گئے اور ان کے کانگریسی آقاؤں نے بھی کوئی گھاس نہ ڈالی تو یہ دشمنان پاکستان کا گروہ پاکستان میں آکر ریشہ دوانیوں میں مصروف ہو گیا۔ قائداعظم نے اہل وطن کو اس گروہ سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے یہاں بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس جدوجہد میں ہماری ذرہ بھر مدد نہیں کی بلکہ ہماری مخالفت کی ہمارے راستے میں روڑے اٹکائے اور ان لوگوں کی تعداد بھی خاصی ہے جنہوں نے دشمنوں کے ساتھ مل کر کھلم کھلا ہماری مخالفت کی۔ ہو سکتا ہے کہ یہی لوگ اب نکل کر سامنے آئیں اور اپنے مقاصد اور پروگرام پیش کریں اور دھوکہ میں ڈالنے والے نعرے اور پٹے ہوئے فقرے دہرائیں۔ میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ تمہارا کوئی قدم غلط سلط باتوں' نعروں اور پٹے پٹائے فقروں کے فریب میں نہ اٹھے۔ ان باتوں کا کوئی اثر قبول کرنا اور انہیں طوطے کی طرح دہرانا فضول ہے۔"

(19۔ فروری 1948ء)

نامور مورخ پاکستان ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی قائداعظم کی اصول پسندی اور بڑے بڑے مولویوں کے قائداعظم کی قیادت میں آجانے کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔

"اس نے مولویوں کے اکھاڑے میں اترنے سے انکار کیا اس کے برعکس مولویوں کو اپنے اکھاڑے میں اترنے پر مجبور کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے پیشہ ور مولوی جن میں بڑے بڑے تھانوی بڑے بڑے بدایونی' بڑے بڑے عثانی' بڑے بڑے ندوی اور بڑے بڑے مدنی شامل تھے اس کا بال بیکا نہ کر سکے۔ کفر کا فتویٰ تو کیا انجام کار دنیا نے دیکھ لیا کہ بڑے بڑے عالمان شرع متین اور بڑے بڑے مدعیان زہد و ورع' بڑے بڑے اہل جبہ و عمامہ اور بڑے زبدۃ العارفین اور قدوۃ السالکین کو گردن جھکا کے جناح کے پیچھے چلنا پڑا۔

(ہماری جدوجہد ص 71' 72)

پاکستان کی مجلس دستور ساز کے افتتاحی اجلاس میں 11۔ اگست 1947ء کے صدارتی خطبہ میں قائداعظم نے فرمایا:۔

"آپ آزاد ہیں۔ آپ اس لئے آزاد ہیں کہ اپنے مندروں میں جائیں آپ آزاد ہیں کہ اپنی مسجدوں میں جائیں یا پاکستان کی حدود میں اپنی کسی عبادت گاہ میں جائیں۔ آپ کا تعلق کسی مذہب' کسی عقیدے یا کسی ذات سے ہو اس کا مملکت کے مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات بطور نصب العین اپنے سامنے رکھنی چاہئے اور آپ یہ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہ رہے گا اور مسلمان مسلمان نہ رہے گا مذہبی مفہوم میں نہیں' کیونکہ ہر شخص کا ذاتی عقیدہ ہے بلکہ سیاسی مفہوم میں اس مملکت کے ایک شہری کی حیثیت سے۔"

(افکار قائداعظم ص 358)

اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارہ میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30415 میں ظفر اللہ خان ولد چوہدری غلام حیدر خان قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر 74 سال بیعت 26- دسمبر 1939ء احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین ساڑھے چھ ایکڑ مالیتی اڑھائی لاکھ روپے (2) مکان برقبہ دس مرلہ مالیتی پچاس ہزار روپے (3) ٹریکٹر میں چوتھا حصہ 1/4 حصہ کی قیمت پچیس ہزار روپے کل جائیداد سوا تین لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1500+1000 روپے ماہوار بصورت پنشن و زرعی زمین آمد جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفر اللہ خان ساکن پنڈی بھاگو P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 طارق محمود ولد چوہدری قمر ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 ملک بشارت احمد وصیت نمبر 27936 مربی سلسلہ۔

مسل نمبر 30416 میں نگہت ماجد زوجہ میجر عبدالماجد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ حال مظفر آباد آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 17-11-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے اور حق مہر پچیس ہزار روپے بذمہ خاوند محترم اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نگہت ماجد زوجہ میجر عبدالماجد مکان نمبر 15-2 ڈاکٹر بانو روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 احسان اللہ چیمہ مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 خواجہ عبدالمنان ولد محمد رمضان نیشنل بینک آف پاکستان مظفر آباد آزاد کشمیر۔

مسل نمبر 30417 میں ذوالقرنین احمد ولد خورشید احمد منیر قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی حال مظفر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ذوالقرنین احمد مکان نمبر 28 مرزا سٹریٹ ٹنچ بھاٹہ راولپنڈی حال مظفر آباد گواہ شد نمبر1 عبدالمنان طاہر مظفر آباد گواہ شد نمبر2 اسماعیل مبارک مظفر آباد۔

مسل نمبر 30418 میں امتہ الرشید ملک بیوہ ملک عنایت اللہ قوم ککے زئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی جہلم بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-10-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقد رقم مع حق مہر وصول شدہ تیس ہزار روپے (2) زیورات طلائی پانچ تولہ مالیتی بیس ہزار (3) پلاٹ برقبہ دس مرلہ 12/28 دارالعلوم شرقی مالیتی پچاس ہزار روپے اور ترکہ خاوند برقبہ 4 مرلہ واقع جہلم شہر مالیتی چار لاکھ روپے کا 1/8 پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید ملک G/30 ماڈل کالونی ریلوے روڈ جہلم گواہ شد نمبر1 حمید اللہ خالد مربی سلسلہ وصیت نمبر 22713 گواہ شد نمبر2 ضیاء الحق سیٹھی امیر جماعت احمدیہ جہلم۔

مسل نمبر 30419 میں محمد طفیل ولد چوہدری حیات محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 84 گ-ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-8-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ 15 کنال واقع مربع نمبر 33 چک نمبر 84 گ-ب ضلع فیصل آباد مالیتی ایک لاکھ روپے (2) رہائشی مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی دس ہزار روپے (3) ایک راس بھینس مالیتی پندرہ ہزار روپے اور دو راس بیل مالیتی بیس ہزار روپے اس وقت مبلغ 2160-00 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد طفیل چک نمبر 84 گ-ب 78 P.O گ ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 غلام نبی وصیت نمبر 21046 گواہ شد نمبر2 محمد الدین امیر حلقہ وصیت نمبر 13733۔

مسل نمبر 30420 میں محمد کشور خان ولد آدم خان قوم افغان پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مردان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 21-10-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ دو کنال مالیتی ایک لاکھ ساٹھ ہزار کا 1/3 حصہ اور مکان نمبر 132 واقع محلہ رستم خیل ڈیلی غربی مردان مالیتی دو لاکھ روپے جس کے وارث تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ 8767-00 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد کشور خان 132 محلہ رستم خیل ڈیلی غربی مردان گواہ شد نمبر1 محمد عارف بشیر مربی سلسلہ مردان گواہ شد نمبر2 محمد اکرم وصیت نمبر 17809۔

مسل نمبر 30421 میں رخسانہ مسرت زوجہ چوہدری مسرت احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ بکس نمبر 57 بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-1-94 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی سات تولہ مالیتی اٹھائیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رخسانہ مسرت پوسٹ بکس نمبر 57 بہاولپور گواہ شد نمبر1 وسیم احمد سروعہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 26342 گواہ شد نمبر2 مبشر احمد گورنمنٹ کالج آف کامرس بہاولپور۔

مسل نمبر 30422 میں خلیل احمد سونگی ولد نصیر احمد سونگی قوم سونگی پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبان پورہ گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-10-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- دو عدد دکانیں واقع سٹریٹ پلازہ گوجرانوالہ مالیتی- 450000/- روپے۔ 2- پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ مالیتی- 150000/- روپے۔ 3- پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع واپڈا ٹاؤن گوجرانوالہ- 300000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ- 25000/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خلیل احمد سونگی 333 بورڈنگ سٹریٹ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ شہر گواہ شد نمبر1 مسعود احمد عابد وصیت نمبر 22272 گواہ شد نمبر2 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 28553۔

بقیہ صفحہ 3

کے اختتام پر عالمی شہرت کے ممتاز سائنس دانوں نے کھڑے ہو کر آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اسی دوران ایک پاکستانی نوجوان سائنس دان نے آپ کے سامنے آکر کہا۔ "جناب میں ایک پاکستانی طالب علم ہوں۔ ہمیں آپ پر فخر ہے......" اس کا باقی فقرہ تو میں نہ سن سکا لیکن جو میں نے دیکھا وہ یہ تھا کہ رقت سے ڈاکٹر صاحب کے کندھے ہل رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ افسوس اور غم کے جذبات نے مجھے گھیر لیا۔ قدرت نے سلام سے کیا سلوک کیا؟؟ مگر قدرت کو تو معاف کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس نے ڈاکٹر صاحب کو بہت کچھ دیا بھی تو تھا مگر ہم پاکستان میں اپنے بہترین پاکستانی کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں وہ کہاں تک قابل معافی ہے؟

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ قمر ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ضیاء اللہ صاحب نے 1972ء میں چک 63/EB عارف والا ضلع ساہیوال سے وصیت کی تھی۔ وصیت کا نمبر 20900 ہے۔ موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی
اخبار
روزنامہ المصلح
ایڈیٹر: عبد القادر بی اے
جلد ۵ | ۵ شہادت ۱۳۳۱ھش ۵ اپریل ۱۹۵۲ء نمبر ۷

پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہوگیا

حکومت پاکستان نے شہزادہ سیف الرحمن کو مہتر کی حیثیت سے چترال واپس آنے کی اجازت دیدی

ریاست میں عارضی دستوری قانون کا نفاذ۔ دس ممبران کی ایک مشاورتی کونسل مقرر کرنے کا فیصلہ

اٹلی کی پارلیمنٹ ٹوٹ گئی

لاہور میں کرفیو کے اوقات میں کمی

چوہدری خلیق الزمان گورنر مشرقی بنگال کے عہدہ کا حلف اٹھا لیا

شاہ فیصل دوم کی تخت نشینی کی تقریب

پولیس اور فوج نے ایک افریقی آبادی کو گھیرے میں لے لیا

کاغذات نامزدگی داخل کرنے

کھیل اور کھلاڑی

دنیائے کرکٹ کے گیارہ

چوٹی کے کھلاڑی

14- فروری کو احمد آباد بھارت میں کھیلے جانے والے انگلینڈ اور نیوزی لینڈ کے میچ کے ساتھ چھٹے ون ڈے کرکٹ ورلڈ کپ کے میچز شروع ہو گئے ہیں۔

آیئے ذرا یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آج کے ون ڈے کرکٹ میں چوٹی کے کھلاڑی کون کون سے ہیں۔

سب سے پہلے افتتاحی جوڑے کا ذکر ہے۔ یقینی طور پر دنیا بھر کے ماہرین اس پر متفق ہیں کہ ویسٹ انڈیز کے برائن لارا اور بھارت کے ساچن ٹنڈولکر اس وقت دنیا بھر کے چوٹی کے افتتاحی کھلاڑی ہیں۔ اگرچہ انگلینڈ کے مارک ٹیلر سری لنکا کے جیا سوریا اور پاکستان کے عامر سہیل بھی چوٹی کے افتتاحی کھلاڑی ہیں۔ یاد رہے کہ ویسٹ انڈیز کے لارا ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ انفرادی سکور کے عالمی ریکارڈ کے حامل ہیں۔

ون ڈاؤن کی پوزیشن پر انضمام الحق دنیا کے بہترین کھلاڑی کہے جاسکتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کا گھٹنا ٹھیک رہے ورنہ ان کی غیر حاضری پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کر سکتی ہے۔ اس پوزیشن پر

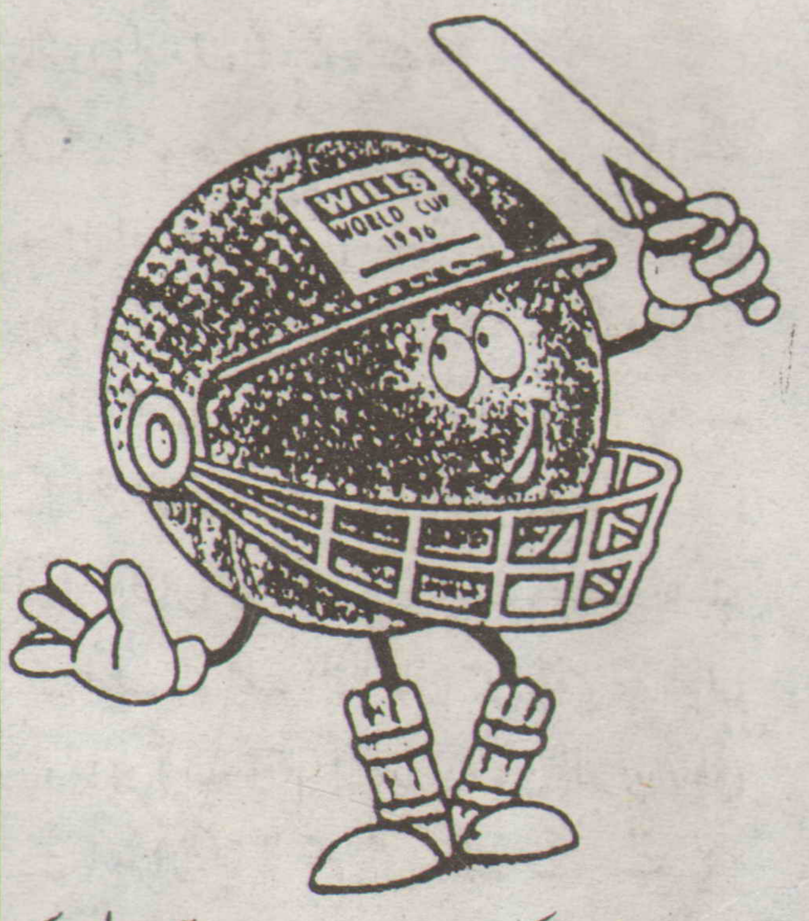

ویسٹ انڈیز کے رچی رچرڈسن اور آسٹریلیا کے مارک وا جنوبی افریقہ کے کپتان ہانس کرونجے اور انگلینڈ کے گریم ہک بھی نمایاں کھلاڑی ہیں۔

چوتھی پوزیشن پر پاکستان کے جاوید میاں داد اپنے تجربے اپنے ریکارڈ اور بحرانی کیفیات سے قوم کو نکالنے میں عالمی شہرت کے حامل ہیں۔ اس پوزیشن پر بھارت کے کپتان اظہر الدین اور انگلینڈ کے گراہم تھارپ بھی نمایاں ہیں۔

پانچویں پوزیشن پر آسٹریلیا کے وا برادران میں دوسرے بھائی سٹیفن وا دنیا کے چوٹی کے کھلاڑی ہیں۔ جنہوں نے کئی بار اپنی ٹیم کو نہ صرف خطرات سے نکالا بلکہ فتح بھی دلادی۔

چھٹی پوزیشن کے لئے سری لنکا کے تلکا رتنائیکے سے بہتر کوئی کھلاڑی ملنا مشکل ہے۔ پاکستان کے شائقین سابقہ دورے میں ان کی دھواں دھار بیٹنگ کو نہیں بھولے ہوں گے۔

ساتویں پوزیشن پر وکٹ کیپنگ کے لئے دنیا کے دو بہترین وکٹ کیپروں میں پاکستان کے راشد

باقی صفحہ 8 پر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک بشارت احمد صاحب آف اٹک شہر ابن مکرم مبارک احمد صاحب 19 ستمبر 1995ء شام کو گھر سے کھانا کھا کر نکلا اور لاپتہ ہے جس کی وجہ سے تمام گھر والے سخت پریشان ہیں۔ اس کی عمر 28 سال ہے خدا تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے اور وہ گھر جلد واپس آجائے۔ اگر کسی کو ان کے بارہ میں پتہ ہو تو براہ کرم مطلع کریں۔

○ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب کارکن مدرسۃ الحفظ کی اہلیہ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ دار العلوم غربی ربوہ کئی ماہ سے فالج اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں ضعف اور کمزوری زیادہ ہے احباب سے ان بابرکت ایام میں دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد السمیع حسنی۔ ایڈووکیٹ 27/18 دار الرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم خلیل احمد اسلم (دار الرحمت شرقی الف 34/22) ۔قضائے الٰہی جرمنی میں وفات پاگئے۔ (اگر اللہ نے چاہا تو) ان کا جنازہ بعد جمعہ بیت الاقصیٰ میں 16 فروری کو ہوگا۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا و شکریہ

○ مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب ابن سید علی احمد صاحب انبالوی دار العلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرے بھتیجے اور داماد عزیزم زاہد منیر گلو کی جواں سال حادثاتی وفات پر پاکستان لندن' جرمنی' فرانس اور دیگر ممالک سے بہت سے عزیز اور دیگر تعلقات والے خطوط تحریر کے ہمارے غم میں شریک ہوئے اللہ ان سب کو اجر عطا کرے اور ہمیشہ ان کا محافظ اور مددگار ہو اور وفات پانے والے کی بیوہ اور 3 معصوم بچوں کا محافظ و مددگار اور متکفل بنے' میں سب عزیزوں' دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس صدمہ میں ہمارے دکھوں کو بانٹا۔ اللہ ان سب کا محافظ ہو۔

اعلان دار القضاء

○ مکرم شفقت رسول صاحب ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مکان نمبر 21/7 دار الصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ ۔قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 21-A/7 دار الصدر غربی الف ربوہ میں سے ان کے نام اڑھائی مرلے الاٹ شدہ ہیں۔ یہ حصہ وہ اپنے بھائی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کے نام منتقل کروانا چاہتے ہیں۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرمہ بشریٰ منصور صاحبہ (بیٹی)
2- مکرمہ ذکیہ قریشی صاحبہ (بیٹی)
3- مکرمہ محسنہ باری صاحبہ (بیٹی)
4- مکرمہ مبارکہ منور صاحبہ (بیٹی)
5- مکرم شفقت رسول صاحب (بیٹا)
6- مکرم صداقت رسول صاحب (بیٹا)
7- مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

وہ اس لئے جہنم میں آیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کیا کرتا (-) ان کے گلے میں ایک طوق ڈالا جائے گا۔ اور وہ طوق تمثیلی زبان میں ان کے اموال کا ہوگا جو اس دنیا میں خدا کی راہ میں خرچ نہ کرکے وہ بچایا کرتے تھے۔ اور اس طوق کی وجہ سے ہر وہ شخص جو جہنم میں پھینکا جائے گا۔ جان لے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے اور خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے اموال اس کے سامنے پیش کرو۔ مگر انہوں نے اس کی آواز نہ سنی اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک نہ کہا۔ اور دنیا کے اموال کو اخروی بھلائی پر ترجیح دی اور نتیجہ اس کا یہ ہے کہ آج یہ جہنم میں ہیں اور ذلت کا عذاب ان کو دیا جارہا ہے جہنم کے عذاب میں تو سارے شریک ہیں لیکن یہ طوق بتا رہا ہوگا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی تو حفاظت کیا کرتے تھے لیکن اپنی جانوں کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔ اور اپنی ارواح کی حفاظت نہیں کیا کرتے تھے۔

(الفضل 3- اکتوبر 1968ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمت میں پھر سے اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس سے ساڑھے تین ماہ قبل قیمتوں میں اضافہ کیا گیا تھا۔ ڈیزل کی قیمتوں میں 21 پیسے اور مٹی کے تیل کی قیمت میں 20 پیسے فی لیٹر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ فرنس آئل میں 128 روپے فی ٹن اور لائٹ ڈیزل کی قیمت میں 19 پیسے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ڈیزل کی نئی قیمت 7-26 روپے فی لیٹر ہوگی۔ چند روز قبل وزارت پیٹرولیم نے دعویٰ کیا تھا کہ پیٹرولیم کی مصنوعات میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ حکومت نے قیمتوں میں اس اضافہ کو انتہائی خفیہ رکھا۔ پیٹرول اور سپر کی سابقہ قیمتیں برقرار رہیں گی۔ بتایا گیا ہے کہ ضافہ ائی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے مطالبے پر کیا گیا ہے۔ حکومت نے نہایت رازداری کے ساتھ رات کو تیل کمپنیوں کے دفاتر میں قیمتوں کے اضافے کی فیکس روانہ کی اور صبح کو ڈیزل اور مٹی کا تیل مہنگا کر دیا گیا۔ خیال ہے کہ ٹرانسپورٹر اب اپنے کرایوں میں مزید اضافہ کر دیں گے۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے سعودی عرب میں ولی عہد اور ملک کے قائمقام سربراہ پرنس عبداللہ سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد وزیر اعظم نے بتایا کہ سعودی عرب کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کی حمایت جاری رکھے گا۔ وزیر اعظم عمرہ کرنے اور سعودی عرب کے ولی عہد سے مذاکرات کے بعد وطن واپس پہنچ گئی ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قبضہ نہ چھوڑنے پر صوبائی وزیر خوش اختر سبحانی ان کے والد رکن قومی اسمبلی چوہدری اختر اور 6 دیگر مسلح افراد کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اور 25 فروری کو ان لوگوں کو عدالت میں طلب کر لیا ہے۔ عدالت کے حکم کے باوجود پولیس کوٹھی کا قبضہ نہیں دلوا سکی۔ پولیس نے کہا کہ ہمیں سیاسی دباؤ کا سامنا ہے خطرہ ہے کہ زبردستی سے جانیں ضائع ہو جائیں گی۔ فاضل عدالت نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ قانون بنانے والے خود قانون توڑیں گے تو انصاف کس طرح ملے گا قائم مقام ایس ایس پی اور ایس پی کینٹ نے عدالت کے روبرو اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیا ہے۔

○ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ تعزیرات پاکستان میں درخت کاٹنا کوئی جرم نہیں۔ زمیندار کلے بنانے اور آگ لگانے کے لئے اپنے درخت کاٹتے ہیں۔ کیا وزیر اعلیٰ سب کو سزا دے سکیں گے۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ قمری حساب سے ملک کا 50 واں یوم تاسیس 27 رمضان المبارک کو منایا جائے گا۔ اس موقع پر ملک بھر میں خصوصی تقریبات ہونگی۔

○ حکومت نے خطرناک اشتہاری ملزموں کی فہرستیں منگوالی ہیں سیاسی اور سفارشی ملزمان کو بے نقاب کیا جائے گا۔ سنگین مقدمات میں ضمانتوں پر رہا ہونے والوں کی بھی کڑی نگرانی کی جائے گی۔ اشتہاری مجرموں کی گرفتاری کے لئے خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ حکومت کراچی کے مسئلہ کو سیاسی طور پر حل کرے۔ ہم اس میں کوئی کردار ادا نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ سفارت کاروں کی کراچی واپسی کا انحصار امن وامان کی صورت حال کے استحکام پر ہے۔ کراچی شہر کے مستقبل کے بارے میں ہم خوشگوار توقع رکھتے ہیں۔ بدامنی نہ ہو تو سرمایہ کاری بڑھائی جا سکتی ہے۔ وزیر تجارت ایم او یوز (میموز آف انڈر سٹینڈنگ) کو معاہدے کی شکل دینے کے لئے مئی یا جون میں پاکستان آئیں گے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے واشنگٹن میں ایک ایٹمی کانفرنس میں جنوبی ایشیا کا جوہری پروگرام کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی برادری کو چاہئے کہ مناسب ایٹمی ڈھال کو پاکستان کی ضرورت تسلیم کرلے۔ پاکستان اپنا ایٹمی پروگرام منجمد کر چکا ہے۔ بھارت بھی ایسا ہی کرے اور دونوں ممالک دھماکہ کرنے اور سرحدوں پر میزائل نصب کرنے سے باز رہیں۔ انہوں نے تجویز کیا کہ جنوبی ایشیا میں جوہری ہتھیاروں پر پابندی کا عبوری معاہدہ کیا جائے۔ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کر کے تخفیف اسلحہ کی طرف قدم بڑھایا جا سکتا ہے۔ بھارت کو اتنی بڑی فوج اور دہشت ناک جوہری اسلحہ کی کیا ضرورت ہے۔ پاکستان میں ایٹمی ٹیکنالوجی کا کنٹرول فرد واحد کے پاس نہیں بلکہ کنٹرول اور کمانڈ کا باضابطہ نظام موجود ہے۔

○ پاکستان نے کہا ہے کہ برطانیہ کے یہ الزامات بے بنیاد ہیں کہ پاکستانی سفارت خانے کا ایک رکن ایٹمی مصنوعات لے جا رہا تھا۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ سلیم عملہ کا رکن ہے جو ایسے اہم اور حساس کام نہیں کر سکتا۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پرامن ہے۔ ہم ایٹمی اسلحہ نہیں بنا رہے۔

○ سری لنکا میں ایک نمائشی میچ کھیلا گیا جس کے لئے پاکستان اور بھارت کے کھلاڑیوں پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی گئی جس نے سری لنکا کی ٹیم سے مقابلہ کیا اور ایک آسان مقابلے میں سری لنکا کو شکست دے دی۔ یہ میچ آسٹریلیا کے شکوک دور کرنے کے لئے کھیلا گیا۔ شائقین آسٹریلیا کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے اور آسٹریلیوں کو دھوکے باز قرار دیتے رہے۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سٹار بیٹسمین انضمام الحق فٹ ہو کر وطن واپس آ گئے ہیں۔

○ نواز شریف کے رشتہ داروں کو 20 کروڑ روپے کا قرضہ 15 دن کے اندر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مسٹر نواز شریف کے وکلاء نے یہ موقف اختیار کیا کہ دستاویزات پر نواز شریف فیملی کے ارکان کے دستخط نہیں ہیں۔ تاہم بینکنگ ٹریبونل کا کہنا ہے کہ ہینڈ رائٹنگ ایکسپرٹ کی رپورٹ عدالت پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

○ کراچی میں چھاپے مار کر ایم کیو ایم کے دہشت گرد نعیم شری کو گرفتار کرنے کی کوشش پھر ناکام ہو گئی۔ نعیم شری فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ رینجرز اور پولیس کی بھاری فورس نے بکتر بند گاڑیوں کے ہمراہ کئی علاقے گھیر لئے۔ جامعہ مسجد اور دار العلوم کی بھی تلاشی لی گئی۔ ڈاکٹرز ہاسٹلز میں فائرنگ ہوئی۔

○ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کے مشیروں سمیت کئی ارکان قومی اسمبلی قید ہو کر رہ گئے۔ یہ صورت حال اس وقت پیش آئی جب ان افراد کے رہائش گاہ چنبہ ہاؤس کے ملازمین نے اپنے مطالبات منوانے کے لئے احتجاج کرتے ہوئے ان مشیروں کے کمرے باہر سے بند کر دیئے اور کوئی چیز اندر پہنچانے سے انکار کر دیا۔ چنبہ ہاؤس کے ملازمین ہاؤس سے باہر اپنے مطالبات کے حق میں مظاہرے کرتے اور ٹائروں کو آگ لگاتے رہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے قومی اسمبلی کے رکن اور وزیر اعظم کے شوہر مسٹر آصف علی زرداری کو ایک مقدمے کی سماعت کے دوران دستاویزات نہ پیش کرنے پر دس ہزار روپے کے اخراجات ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

○ افغان لیڈر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ ایک ماہ تک افغانستان میں اہم تبدیلیاں رونما ہونگی۔ تاہم اگر صدر برہان الدین ربانی نے اصرار کیا تو ہم بھی جنگ کے لئے تیار ہونگے۔

○ اینٹی نارکوٹکس فورس کے سربراہ میجر جنرل صلاح الدین ترمذی کو آئندہ ہفتے فوج میں واپس بھیج دیا جائے گا۔ ان کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دی جائے گی۔ باخبر حلقوں نے قیاس آرائی کی ہے کہ انہوں نے سمگلروں کے خلاف سخت کارروائیاں شروع کی تھیں جس کی وجہ سے چھ ماہ قبل ان کے خلاف مہم شروع کر دی گئی تھی جو بالآخر ان کے تبادلے پر منتج ہوئی۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ نواز شریف کو یہ حقیقت تسلیم کر لینا چاہئے کہ کراچی کی رونقیں لوٹ آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کوئی سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک لسانی گروپ ہے۔ جنرل ضیاء کا بویا ہوا یہ بیج کراچی میں فساد اور بدامنی کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں عام انتخابات کا بائیکاٹ کرنے والی اپوزیشن پارٹیوں نے گذشتہ روز ریلوے لائنوں اور شاہراہوں پر رکاوٹیں کھڑی کر کے آمد و رفت کا نظام مفلوج کر دیا۔

بقیہ صفحہ 7

لطیف شامل ہیں۔ جبکہ دوسرے اعلیٰ ترین وکٹ کیپر آسٹریلیا کے آئن ہیلی ہیں۔

آٹھویں اور نویں پوزیشن بھی اوپننگ کی طرح غیر متنازعہ ہے یعنی پاکستان کے کپتان اور فاسٹ باؤلر وسیم اکرم اور آسٹریلیا کے کرشمہ ساز سپن باؤلر شین وارن۔ وسیم اکرم کو آج کی دنیا کا سب سے اعلیٰ فاسٹ باؤلر مانا جاتا ہے سپن باؤلنگ میں پاکستان کے مشتاق بھی ورلڈ کلاس باؤلر ہیں لیکن شین وارن کا سا جادو آج کی سپن باؤلنگ میں اور کسی کے پاس نہیں۔

گیارھویں نمبر پر پاکستان کے وقار یونس ویسٹ انڈیز کے کرٹلی امبروز اور جنوبی افریقہ کے ایلن ڈونلڈ بہترین ہیں۔ جن میں سے ایلن ڈونلڈ کی یہ خوبی ہے کہ وہ اچھی بیٹنگ بھی کر لیتے ہیں۔

مکان برائے کرایہ : دس مرلہ اپر پورشن۔ ڈبل بیڈ ڈبل باتھ روم۔ کچن۔ ٹی وی لاؤنج۔ سٹڈی ٹیرس
پتہ: سعید احمد ج/476 فیصل ٹاؤن لاہور
فون نمبر 5163776

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ